عہد حاضر کی مناسبت سے پہلا خصوصی شمارہ پیش خدمت ہے جو سیرت النبی ﷺ کے اہم ترین پہلو مذہبی رواداری، روشن خیالی، اعتدال پسندی، انتہاء پسندی، دہشت گردی، اور بنیاد پرستی کے تناظر میں مرتب ہوا ہے اور اس میں بہترین اہل قلم نے مدلل انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

قارئین کرام سیرت طیبہ ﷺ کا مطالعہ تمام سیرتوں سے بے نیاز کرسکتا ہے لیکن تمام عظیم ہستیوں کی سوانح وسیرت کا مطالعہ آپ ﷺ کی سیرت سے بے نیاز نہیں کرسکتا۔

ملاؤ ہاتھ سبھی صلح و آشتی کے لئے　　پڑھے لکھے ہو تو آؤ قلم کو ہاتھ میں لو
نکل نہ جائے کہیں وقت ہاتھ سے بے دام　　کرو نہ دیر سفیر حرم کو ہاتھ میں لو
تمہارے ہاتھ قلم ہوگئے تو کیا ہوگا　　ہے اب بھی وقت رہ محتشم کو ہاتھ میں لو
پکڑ لو ایسا راستہ فلاح مل جائے　　تم اپنے پاؤں سے نقش قدم کو ہاتھ میں لو
پکڑلو ایسا راستہ فلاح مل جائے　　تم اپنے پاؤں سے نقش قدم کو ہاتھ میں لو
بچاؤ راہزن وقت سے کتاب حیات　　حدیث پاک شفیع الامم کو ہاتھ میں لو.
خدا کے واسطے اپنے قلم کو ہاتھ میں لو

لیکن کون ایسا باکمال مصور ہے جو اپنے موئے قلم کی جنبشوں سے نواح عرب کے ایک پاکباز نوجوان کی تصویر کھینچے جس کی حیاء سے دنیا پارسائی کا سبق لے جس کے لب قہقہہ سے ناآشنا ہوں جس کا ہلکا تبسم اندھیرے کو اجالا کردے۔

شاعر مضامین کے دریا سے موتی نکال نکال کر وقت گذارتا ہے، بہادر خون کی ہولی کھیلنے میں عمر کھوتا ہے اور عاشق کسی آہوئے صحرا کے خیال میں صبح سے شام کردیتا ہے دنیا کے بے کاروں کے لئے یہی اہم کام ہیں جو عمر کھو کر بھی انجام نہیں پاتے، علم جو اصلی جوہر ہے اس سے تمام عرب محروم تھا۔ محسن انسانیت کے ذریعے علوم کا مرکز قرآن کریم ہمیں نصیب ہوا اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ملی جس کا اعتراف کرتے ہوئے اختر رضوانی سیتہ پال (ہندو) لکھتے ہیں:

سچ ہے تیرے اطوار کا ثانی نہ ملا　　اس صدق کا ایثار کا ثانی نہ ملا
ویسے تو ملے لاکھ نقوش تازہ　　لیکن تیرے کردار کا ثانی نہ ملا

سیرت النبی ﷺ کے مفہوم کی وسعت

سیرت النبی ﷺ کے زیر عنوان عموماً فقط نبی کریم ﷺ کی سوانح وتعلیمات زیر بحث لائی جاتی ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اس کا دائرہ زیادہ وسیع ہے شاہ عبد العزیزؒ نے تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

> جو کچھ ہمارے پیغمبر اور حضرات صحابہ کی عظمت اور ان کے وجود سے متعلق ہو جس میں آنحضرت کی پیدائش سے وفات تک واقعات بیان کیے گئے ہوں وہ سیرت ہے۔

(عجالہ نافعہ، شاہ عبد العزیز محدث دھلوی مترجم ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی نور محمد کتب خانہ، کراچی، ۱۹۶۴ء/ص ۱۴، ۴۸)

،ں تعریف میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ صحابہ بالخصوص خلفاء راشدین کی سوانح کو بھی سیرت النبی کا حصہ قرار دیا گیا ہے، اس کی تائید مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تعریف سے بھی ہوتی ہے، فرماتے ہیں:

حدیث کی یہ تعریف کی جاتی ہے کہ رسول اللہ کے اقوال وافعال اور واقعات جو ان کے سامنے پیش آئے لیکن ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی لیکن بعضوں نے اس سے آگے بڑھ کر پیغمبر کے اقوال وافعال کو بھی اس فن کے ذیل میں شامل کرلیا ہے،

(تدوین حدیث مولانا مناظر احسن گیلانی مجلس نشریات اسلام کراچی ۱۹۹۷ء/ص ۸)

خود امام بخاریؒ نے اپنی کتاب کا جو نام رکھا ہے اس سے بھی ان دونوں تعریفات کی تائید ہوتی ہے۔

الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ وایامہ

امور رسول اللہ میں سیرت اور ایام میں اس زمانے کے جملہ حالات جس میں بالخصوص صحابہ کے حالات شامل ہیں سیرت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ (ایضاً بحوالہ بالا ص ۹)

اسی مذکورہ مفہوم کے تناظر میں مضامین تیار کروائے گئے ہیں اس خصوصی شمارے کو میں اپنی ''انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ'' کے مرحوم نائب صدر ''پروفیسر مولانا محمد صالح صاحب بنی باغ گورنمنٹ ڈگری کالج، جو کہ میرے زیر نگرانی وفاقی اردو یونیورسٹی

سے پی ایچ ڈی کر رہے تھے" کے نام منسوب کرتا ہوں اور دعاء گو ہوں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے مجھے یقین کامل ہے ہم سیرت طیبہ ﷺ کی پیروی کر کے دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی حاصل کر سکتے ہیں جیسی کامیابی صحابۂ کرام کو حاصل ہوئی تھی یقین جانئے ہمارے لئے اپنے شاندار ماضی پر فخر کرنا اس وقت تک بے سود ہے جب تک ہم ایک ایسے مستقبل کا تعین نہیں کر لیتے جو ہمارے ماضی کی شایان شان ہو، اور وہ صراط مستقیم ہمیں قرآن اور سیرت طیبہ سے ملا ہے۔

ہمارا کام کوشش کرنا اور اپنے پیغام کو پہنچا دینا ہے کامیابی یا ناکامی اللہ کے ہاتھ میں ہے ارشاد ربانی ہے:

ان الله لا يضيع اجر المؤمنين۔

جب اپنا قافلہ عزم و یقین سے نکلے گا
جہاں سے چاہیں گے رستہ وہیں سے نکلے گا
وطن کی مٹی مجھے ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقیں ہے چشمہ یہیں سے نکلے گا

(ڈاکٹر پروفیسر صلاح الدین ثانی)

ہدیۂ عقیدت

(شیخ الادب، مفتی اعظم مولانا اعزاز علی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ)

مَالَہٗ مِنْ مَّلْجَاءٍ اَوْ مَوْئِلٍ غَیْرَ بَابِ السَّیِّدِ الْمَوْلٰی الاَجَل
سَیِّدُ السَّادَاتِ فَخْرُ الاَنْبِیَاء مُکَمِّلُ التَّوْحِیْدِ مَحَاءُ الْمِلَل
لُذْ بِبَابِ الْمُصْطَفٰی خَیْرَ الْوَرٰی مَلْجَاءٍ لَمَکْرُوْبٍ مِفْتَاحَ الْعُضَل
وَاقْرَعِ الْبَابَ مُلِحًّا مُذْنِبًا مَنْ اَدَمَ الْقَرْعَ لَا بُدَّ یَصِل
لُذْ بِاَعْطَافِ الْمُرَجّٰی وَاعْتَصِمْ تَحْرَزِ النُّعْمٰی کَمَالاً ذَالْجَمَل

۱۔ ایسے عاصی کا کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ عظیم الشان سردار اور آقائے نامدار ﷺ کے دروازے کے سوا کہیں نہیں۔

۲۔ تمام سرداروں کے سردار، تمام انبیاء کے لئے باعثِ فخر ہیں توحید کو کامل کرنے والے اور ادیانِ باطلہ کو مٹانے والے ہیں۔

۳۔ اس برگزیدہ ذات کے دروازے کی پناہ پکڑ، جو تمام مخلوق سے بہتر ہے، غمگین کے لئے جائے پناہ، پریشانیاں دور کرنے کی کنجی ہیں۔

۴۔ اگر تیری بداعمالیوں کی وجہ سے فتح باب میں تاخیر ہو تو مایوس نہ ہونا بلکہ اس دروازے کو ہمیشہ بالحاح وزار کھٹکھٹا تا رہ، کیونکہ جو شخص اس دروازے کو ہمیشہ کھٹکھٹائے جاتا ہے وہ ضرور گھر میں پہنچ کر رہتا ہے۔

۵۔ اس ذات کی پناہ پکڑ جو ساری مخلوق کے لئے امید گاہ ہے اور ایسی پناہ پکڑ جیسی کہ اونٹ نے پکڑی تھی اور انہیں کا دامن پکڑ، تا کہ تیرے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔

مولانا محمد اسعد تھانوی ☆

دہشت گرد فسادی اور عدم برداشت کا علمبردار کون؟
(قرآن اور سیرت طیبہ ﷺ کے آئینہ میں)

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ س ل م ہے۔ اس کے معنی اطاعت اور سپردگی ہے۔ تاہم اس کے معنی امن و سلامتی کے بھی ہیں۔ (۱) لہذا مسلمان جہاں اطاعت الٰہی کا نمونہ ہے وہاں امن و سلامتی کا پیکر بھی ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے مسلمان کی تعریف کے سلسلہ میں جو کچھ منقول ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

قرآن مجید نے اس مادہ سے سَلم اور سلام کے الفاظ امن صلح، آشتی کے معنوں میں استعمال کئے ہیں مثلاً فرمایا:

وان جنحوا للسلم فاجنح لها و توكل على الله انه هو السميع العليم۔ (۲)

اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسا کرو کچھ شک نہیں کہ وہ سنتا اور جانتا ہے۔

فلا تهنوا وتدعوا الى السلم وانتم الاعلون والله معكم ولن يتركم اعمالكم۔ (۳)

تم ہمت نہ ہارو اور صلح کی طرف نہ بلاؤ اور تم تو غالب ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ ہرگز تمہارے اعمال کو کم (اور گم) نہیں کرے گا۔

قرآن جس کو فساد کہہ رہا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ ہے اور اسے روئے زمین کے امن کو تباہ کرنے کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، کیونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ دنیا میں امن چاہتے ہیں، کفر اور انکار خدا فساد چاہتا ہے۔ اس دنیا میں فساد اسلام

☆ مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر سندھ

کی وجہ سے نہیں کفر کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ کفر اللہ اور اس کے رسول کے خلاف بھی جنگ ہے اور روئے زمین کے امن کے خلاف بھی، قرآن میں دسیوں جگہ فساد کی مذمت کی گئی ہے، یہ انسانی امن وسکون کے لئے مہلک ہے اور اس میں مبتلا ہونے سے روکا گیا ہے، امام ابن تیمیہؒ کے نزدیک فساد کا لفظ جس وقت مطلق استعمال ہوتا ہے تو وہ تمام برائیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> صلاح کا لفظ جب مطلقاً استعمال ہوتا ہے تو تمام خیر کو شامل ہوتا ہے اور فساد کا لفظ تمام برائیوں کو، اسی طرح مصلح اور مفسد میں بھی تمام معانی پائے جاتے ہیں۔ (۴)

امام شوکانیؒ نے فساد کی اقسام بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

> فساد ہی کی قسم ہے لوگوں کا قتل کرنا ان کے گھروں کا مسمار کرنا، دریاؤں کا خشک کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کا انکار اور اس کی نافرمانی بھی فساد میں داخل ہے۔ (۵)

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے اس کی ایک شہادت تو ابھی آپ نے قرآن کی آیات میں ملاحظہ فرمائی، اب آپ حضور اکرم ﷺ کی سیرت وارشادات کو بھی ملاحظہ کریں کیونکہ اسلام نام ہے اللہ کی کتاب اور محمد علیہ السلام کی سیرت کا۔ جس طرح قرآن امن اور فساد کے بارے میں واضح ہدایت دیتا ہے اسی طرح حضور اکرم ﷺ کے ارشادات اور آپ کا طرز عمل بھی امن اور فساد کے بارے میں بہترین رہنمائی مہیا کرتا ہے۔

مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ تیرہ برس تک اپنے حسن بیان اور حسن عمل سے مشرکین مکہ کو اسلام کی دعوت دیتے رہے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم تھا:

> ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن۔ (٦)
>
> اے پیغمبر (ﷺ) لوگوں کو اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت سے اور اچھے طریقے پر بلاؤ اور نصیحت کرو اور ان سے بحث ونزاع کرو تو ایسے طریقے پر جو حسن وخوبی کا طریقہ ہو۔